محمد طاہر

لیکچرار (اُردو)، کیڈٹ کالج سوات

ڈاکٹر مظہر احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پشتو، ملاکنڈ یونیورسٹی

ڈاکٹر اجمل خان

اسسٹنٹ پروفیسر، سوات یونیورسٹی

مرزا واجد حسین یاس یگانہ چنگیزی آور خاطر آفریدی کا تصورِ مرگ وحیات

Muhammad Tahir

Lecturer Cadet College Swat.

Dr.Mazhar Ahmad

Assistant Professor Deptt; of Pashto University of Malakand.

Dr.Ajmal khan

University of Swat.

The concept of Life and Death by Mirza Wajid Hussain Yaas Yagana Changezi and Khatir Afridi

Both Changezi and Khatir Afridi are well known poets of Pashto and Urdu literature respectively. Both these poets have a strong conviction on the day of judgement.It is just because of this concept that in the poetry of these poets, we always find the belief about life and death. Both Changezi and Khatir Afridi give away due significance to the worldly life, however, they share a common belief that life stands as a trust to death. They are involved in the intricasies of life but merely spending life does not seem a good ploy to them rather they urge their readers to yield something great through endeavours and spirit of adventure.

Keywords: *Conviction, Judgment, Belief, Significance, Endeavours, Spirit, Adventure, Wrdly life, Yield, Life, Death.*

انسانی زندگی میں حیات و موت کی اپنی الگ حقیقت ہے۔ حیات اور مرگ جہاں ایک دوسرے کو معانی دیتے ہیں وہاں فنا اور بقا کے حوالے سے اپنی جگہیں بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مرگ و حیات کے تصور سے کوئی بھی مذہب یا معاشرہ انکار نہیں کرسکتا۔ موت کے معنی جسم سے روح نکل جانے کے ہیں جب کہ حیات ذات کی موجودگی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کا نام ہے۔ موت و حیات کے لیے جسم کا ہونا لازمی ہے، اس کی اصلیت اس کی رغبتوں سے ظاہر ہوتی ہے کہ جسم یا تو خوبی کا دشمن ہے اور یا نیکی کا۔ میرزا واجد حسین یاس یگانہ چنگیزی اور خاطر آفریدی کا تصورِ مرگ و حیات کے حوالے سے ان کا کلام ہر دو اعتبار سے سنجیدگی کا حامل ہے۔ اس کے ذریعے ان کی رائے کا جائزہ لیا جائے تو ان کی "زندگی" جو اضطراری ہے، کا مکمل مطالعہ مل سکتا ہے۔ دونوں مرگ و حیات کے بارے میں اپنے مضبوط عقائد کے حامل ہیں۔ خاطر آفریدیؔ کی شاعری میں رشتوں کا تقدّس بھی ہے اور زندگی کی لطافتیں بھی۔ خاطرؔ زندگی کو اہمیت دیتے تو ہیں لیکن وہ زندگی کو موت کی امانت بھی سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

مرگ او بیلتون راته جوڑه راغلی
خاطره دا واخلم که دا واخلم (۱)

یعنی محبوب سے جدائی کا عالم یہ ہے کہ ایک طرف تو محبت میں محبوب سے جدائی کا وقت ہے اور دوسری طرف موت سر پر آکھڑی ہے۔ اب میں حیران ہوں کہ کس کو قبول کروں اور کس سے انکار کروں۔ اصل میں خاطر آفریدی کو نہ تو محبوب سے جدائی منظور ہے اور نہ ہی وہ موت کی آغوش میں جانا چاہتا ہے۔ جب کہ یہ خیال چنگیزیؔ کے ہاں بھی یوں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ :

دنیا سے یاس جانے کو جی چاہتا نہیں
واللہ کیا کشش ہے اس اُجڑے دیّار میں (۲)

محبت میں میری حالت یہ ہے کہ ایک طرف اس اجڑی بستی میں محبوب کے سوا کچھ بھی نہیں، دوسری طرف موت سے ڈرتا ہوں، یعنی دنیا سے جانے کو جی نہیں چاہتا۔ اس کے نزدیک زندگی دل چسپی کا تمام تر سامان رکھتی ہے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود وہ زندگی کو موت کی امانت سمجھتا ہے۔ خاطرؔ دنیا کی بے ثباتی کے بارے میں کہتے ہیں۔

په دے دنیا کے هسے شپے تیروؤم
لکه میلمه یو دوه غرمے تیروؤم (۳)

اس دنیا میں میری حالت اس مہمان کی سی ہے جو تھوڑی دیر کے لیے آئے اور واپس چلا جائے۔ خاطرؔ کی زندگی رنج والم اور حسرت وارمانوں سے بھری تھی اس لیے ان کے اشعار میں سوز و گداز کے علاوہ ان کا دنیا سے بے رغبتی بھی شامل ہے ایک طرف ان کا ذہنی کرب اس شعر میں جھلکتا ہے، دوسری طرف اس پر دنیا کی حقیقت بھی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کھل گئی ہے، اسلیے وہ دنیا کو فنا ہونے والی جگہ سمجھتا ہے۔ جب کہ چنگیزی پر بھی دنیا کی حقیقت کھل گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

عمر گھٹنے کے لیے ہے وقت کٹنے کے لیے
مفت دن گننے کو ہم پکڑے گئے بیگار میں (۴)

انسانی زندگی ختم ہونے والی ہے۔ وقت ہی ایسا آلہ ہے جو زندگی کو ناپتا ہے۔ وقت ٹھہر تا نہیں، نہ یہ کسی کا انتظار کرتا ہے۔ چنگیزی کا مقصد بھی دنیا کی ناپائیداری ہے۔ ان کے ہاں کسی کو یہ غور کرنے کی مہلت نہیں کہ وقت کیوں گزرتا ہے اور زندگی لافانی نہیں۔ اس دنیا میں تو ہم حقیروں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں، بس یہ ہے کہ زندگی وفادار نہیں، ہمیں ہر حال میں موت آنے والی ہے۔ خاطرؔ زندگی کی مشکلات کو جانتے ہیں لیکن ان مشکلات پر قابو پاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

اے خدایہ بس ماخپلہ وَرز اولیدہ
دَداسی ژوندپہ تیریدوکے نہ یم (۵)

خاطرؔ اپنی حالتِ زار بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے دنیا میں اپنی حالت دیکھی جو اکھاڑ پچھاڑ میں گزر رہی ہے۔ انسانی زندگی کتنی زرخیز ہے لیکن میری حالت اس کے برعکس ہے۔ اس لیے میں ایسی زندگی گزارنے کے حق میں نہیں ہوں۔ اصل میں خاطرؔ زندگی کی نمود کو اس کے تقاضوں سے مشروط کرتے ہوئے دنیوی حیثیت بھی اپنے لیے اہم تصور کرتا ہے لیکن اس پر یہ حقیقت بھی آشکار ہے کہ موت ہی اٹل حقیقت ہے۔ چنگیزی بھی انہی مشکلات اور ان پر صبر کرنے کے بارے میں کہتے ہیں :

جسے موت مانگے نہ ملتی ہو واللہ
وہی زندگی کا مزا جانتا ہے (۶)

چنگیزی کی غزل میں زندگی کی منفی قدریں بھی زندگی کی حقیقتیں بن جاتی ہیں۔ اسے زندگی کی ناشادی بھی گراں نہیں۔ زندگی کی مصیبتیں اسے کمزور نہیں کرتیں۔ یہاں ایک وضاحت ضروری ہے کہ چنگیزی زندگی گزارنے کے حق میں ہے لیکن ایسی زندگی جو مایوسیوں سے بھری نہ ہو۔ چنگیزیؔ اور خاطرؔ دونوں کی سوچ کا محور انسانی زندگی میں غموں، ناکامیوں، محرومیوں اور دردوں سے دوری کا ہے۔ خاطرؔ دونوں جہاں کے غموں کے بارے میں ایک حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں:

نہ می دنیانہ می عقبیٰ لگیگی
دغی سوداا ودافکر ونو کے یم [۷]

شاعر کہتے ہیں کہ دنیا میں بھی غم ہیں جب کہ آخرت میں بھی قرار نہیں، اس لیے میں یہ غم لیے بیٹھا ہوں کہ دونوں جہاں میں سکون نہیں۔ اس لیے میں دنیا و آخرت دونوں کے بارے میں سوچتا ہوں۔ میں ان سوچوں میں ڈوبا ہوں کہ دنیا کی حالت بھی ایسی ہے اور آخرت میں بھی قرار نہیں تو آخر کیا بنے گا؟

ڈوبتا ہے نہ ٹھہرتا ہے سفینہ دل کا
دم الٹتا ہے مگر سانس لیے جاتے ہیں [۸]

جب کہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا چنگیزی بھی اس خیال کو یوں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زندگی اور موت لازم و ملزوم ہیں۔ ایک مشکل یہ ہے کہ زندگی کا سفینہ وقت کے دھارے پر رواں ہے مگر گرداب اور ساحل کی کشمکش کا شکار بھی ہے۔ چنگیزی دریا کے پار اُترتا ہے تو ڈوب جانے کے رستے کا انتخاب کرتا ہے جو اس کے طوفان شکن دل کا مالک ہونے کا ثبوت ہے۔ خاطر کہتے ہیں کہ میں کب تک دنیا میں زندہ رہوں گا۔ میں تو صرف عشق کے سہارے جی رہا ہوں۔ یہ تو اچھا ہے کہ عشق ہے و گرنہ یہاں زندگی گزارنا مشکل کام تھا۔ ایک عشق ہی ہے جس کی بدولت ہم اس دنیا میں زندہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی فانی ہے۔ میری زندگی تو ویسے ہی محبوب سے محبت میں گزر گئی۔

ژوبہ دی مھار دَ عشق نیولے وی خاطرہ
ژوند درزنی ھسی دَ وختونو سرہ لاڑلو [۹]

چنگیزی کا بھی یہ خیال ہے۔ کہتے ہیں۔:

تڑپ تڑپ کے اُٹھاؤں گا زندگی کے مزے
خدانہ کردہ مجھے دل پہ اختیار رہے [۱۰]

یگانہ نے صبر کے مقابلے میں تڑپ کا انتخاب کیا مگر سخت حالت میں رہتے ہوئے بھی زندگی کے خواہاں ہیں۔ وہ پیاسا رہ کر تڑپنا گوارا کرتا ہے۔ یگانہ عشق میں بے قرار ہے اور جانتا ہے کہ زندگی فانی ہے لیکن پھر بھی زندگی کے مزے اٹھانا چاہتا ہے۔ اس کو دل پہ اختیار نہیں، عشق ہی کی بدولت تڑپ تڑپ کر زندگی گزارنا گوارا کرتا ہے۔ جب کہ خاطر کی بھی یہی حالت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

خاطرؔ دَ وینو غړ غړے او کړلے
دا یے دَ ژوند دَ ختمید و شپے دی [۱۱]

اگر خاطرؔ کے تصورِ موت کا اندازہ لگایا جائے تو ایک سچّے مسلمان ہونے کے ناطے انہیں موت پر یقین ہے۔ زندگی میں سختیاں برداشت کیں، جیلیں کاٹیں، سامراجی نظام کا نشانہ بنے اور سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے۔ ان پے در پے مسائل نے انہیں گھیر رکھا اس لیے وہ جاننے لگے تھے کہ اب زندگی سے کوئی فائدہ نہیں، یہ ختم ہونے والی ہے۔ جب کہ اس خیال کو چنگیزیؔ کے ہاں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ چنگیزیؔ کہتے ہیں۔ :

ہم ایسے بدنصیب کہ اب تک نہ مر گئے
آنکھوں کے آگ لگی آشیانے میں [۱۲]

چنگیزیؔ کی زندگی کا ایک حصہ اس کی زندگی کا پُر آشوب دَور تھا۔ اس وقت اس کا مکان بھی ختم ہو گیا تھا اور گھر کو فاقوں نے گھیر لیا تھا۔ اس لیے چنگیزی کو دنیا پر سے اعتبار اُٹھ گیا۔ انہی حالات نے آپ کو موت کی جانب روانگی پر گامزن کیا۔ اس لیے وہ اپنی تباہی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ میری آنکھوں کے سامنے میرا سب کچھ لُٹ گیا لیکن مجھے پھر بھی موت نہیں آئی۔

خاطرؔ کہتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں اس اُمید کے سہارے زندگی گزارتا ہے کہ اگر آج نہیں تو کل یہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے، لیکن اگر جیسے زندگی کا ایک دن گزرتا جائے اور آئے دن نت نئی مشکلات اور غموں کا سامنا کرنا پڑے تو ایسی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ یعنی وہ ایسی موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے جو ہر حالت میں آنے والی ہے جب کہ زندگی بھی پریشانیوں اور تکالیف کا مجموعہ بن جائے۔

دَ سَک نہ کال تہ ڈیر غمونہ
دَ داسی ژوندنہ مرگے خہ دے رادی شینہ [۱۳]

جب کہ چنگیزی بھی ساحل چھوڑ کر منجدھار میں جانے کی خواہش مند ہے۔ اس کے لیے تو زندگی کا گوہر ہی مقصود ہے۔ یعنی زندگی کی مشکلات میں گھر کر وہ سکون حاصل نہیں کرنا چاہتا بل کہ موت جو ایک اٹل حقیقت ہے، کے آنے پر راضی ہو جاتا ہے۔ ان کے خیال میں زندگی مشکل جب کہ موت اس مشکل سے چھٹکارا حاصل کرنے کا نام ہے۔ اس حوالے سے ان کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

گرفتارانِ ساحل کو دیڑتے ڈر نکل جاتا
کبھی تو زیست مشکل آزماتی مرگِ آساں کو (۱۴)

ددے دنیا چی گلان ورک شی
غگ د بلبل بہ پہ بوستان ورک شی (۱۵)

خاطرؔ کے نزدیک اس دنیا کی مثال اک چمن کی سی ہے۔ اگر اس چمن سے پھولوں کا خاتمہ ہوا تو پھر بلبل بھی اس چمن کا رُخ نہیں کریں گے۔ کیوں کہ بلبل کو گُل سے واسطہ ہوتا ہے، اگر باغ میں اُسے پھول میسّر نہ ہوں تو وہ اُجڑے چمن میں کیوں کر آئے گا۔ انہوں زندگی کی خوشی کو پھول سے اور زندگی کو چمن سے تشبیہ دی ہے۔

دل ہے پہلو میں کہ امید کی چنگاری ہے
اب تک اتنی ہے حرارت کہ جئے جائیں (۱۶)

چنگیزیؔ مردہ دلی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور کائنات کے ہر ذرّے سے انہیں زندہ دلی کی بُو آتی محسوس ہوتی ہے۔ ان کے کانوں میں زندگی کی جھنکار اس کی زندہ دلی کا پتا دیتی ہے۔ شاعر ایک اُمید کے سہارے جی رہا ہے اور وہ اُمید خاطرؔ کے خیال کی طرح چمن میں بلبل کا ہونا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر زندگی مشکل ہے۔

خاطر آفریدی اور یاس یگانہ چنگیزی دونوں کے خیالات باہم ایک ہیں، دونوں کے نزدیک حیات اور مرگ ایک دوسرے کو معانی دیتے ہیں۔ دونوں کا خیال ہے کہ زندگی محض مزا لینے کا نام نہیں اور نہ ہی موت صرف فنا کا نام ہے بل کہ ان دونوں کی اپنی الگ پہچان ہے، یہ دونوں ایک الگ حقیقت رکھتے ہیں۔ ان نظریات کی بنا پر دونوں کا کلام سنجیدگی کا حامل ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ دونوں زندگی کو کم جب کہ موت کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں یا موت کو کم اور زندگی کے بارے میں زیادہ فکر مند ہیں۔ دونوں کے ہاں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اس لیے دونوں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زندگی موت ہی کے لیے پیدا ہوئی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطرؔ آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۲۰
۲۔ ڈاکٹر محمود الرحمٰن۔ یگانہ اپنی نظر میں۔ مشمولہ یگانہ چنگیزی (ایک مطالعہ)، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۱۹۹۷ء ص۔ ۴۵
۳۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطرؔ آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۲۴

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۴۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۲۴

۵۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطر آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۳۱

۶۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۶۶

۷۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطر آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۳۳

۸۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۵۱

۹۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطر آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۳۹

۱۰۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۴۷

۱۱۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطر آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۷۵

۱۲۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۴۹

۱۳۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطر آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۱۳۶

۱۴۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۵۷

۱۵۔ دیوانِ خاطر۔ مصری خان خاطر آفریدی۔ یونی ورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔ سن ندارد ص۔ ۸۸

۱۶۔ یاس یگانہ چنگیزی۔ گنجینہ قومی دار الاشاعت، لاہور۔ سن ندارد ص۔ ۵۱